باپ سے زیادہ مشفق!!

تحریر
بجناب مولانا محمد ادریس صاحب عتیق

سیالکوٹ میں امام العصر حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ کی جامع مسجد میں شوریٰ کا اجلاس ہونا قرار پایا راقم الحروف بھی شوریٰ کا رکن ہے چنانچہ بندہ کو بھی چٹھی ملی کہ فلاں تاریخ کو سیالکوٹ میں شوریٰ کا اجلاس ہو رہا ہے آپ ضرور تشریف لائیں کی گئی تھی ملتان سے اجلاس میں شمولیت کی غرض سے بندہ نے تیاری شروع کی کیونکہ متوسط قسم کے آدمی کو اتنے لمبے سفر کے لئے خرچہ کا ایک مسئلہ بن جاتا ہے خیر تیاری کر کے سیالکوٹ اجلاس میں شریک ہوا اجلاس بھرپور قسم کا تھا دور دراز علاقوں کے ارکان شوریٰ تشریف لائے ہوئے تھے ہجوم دیدنی تھا قابل رشک بھیڑ تھی جیسے سیالکوٹ میں وہابیوں کا سیلاب امڈ آیا ہو۔ یہ سب محنت و کاوش علامہ شہید رحمہ اللہ کی تھی۔ لوگوں میں علامہ صاحب کے خطابات سننے کا اتنا جذبہ پتہ نہیں کہاں سے آگیا تھا یہ علامہ صاحب کے خلوص اور رضائے الٰہی کے لئے کام کرنے کا نتیجہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو وافر حصہ عطا کیا تھا تو اجلاس میں پروگرام کے مطابق فیصلے تب کئے گئے اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا اجلاس کی کاروائی کچھ لمبی ہو جانے کے باعث نماز ظہر میں کچھ تاخیر کر کے نماز عصر کو تقدیم کر کے دونوں نمازیں جمع کی گئیں اجلاس سے فراغت کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس جا رہے تھے بندہ بھی ان میں پیدل بسوں کے اڈے کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک علامہ صاحب مرحوم کی کار میرے بالکل قریب آکر رک گئی کار سے علامہ صاحب بنفس نفیس نیچے اترے اور بندہ غریب کو سلام کہہ کر ہاتھ ملایا تو میرے ہاتھ میں ایک سو روپے کا نوٹ دیکر فرمانے لگے کہ کرایہ ہے میں نے بہت کہا کہ جناب میرے پاس کرایہ ہے بار بار میرے کرایہ نہ لینے کے اصرار پر یہی فرماتے رہے کہ آپ دور سے آئے ہیں میں اتنا خوش تھا کہ مارے خوشی کے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور ہاتھ سے سلام کا اشارہ کرتے ہوئے کار میں بیٹھ گئے اور چلے گئے کیا بات تھی تیری اے علامہ تیری نظر میں جماعت کے ایک ایک فرد کی حالت غریب اور امیر کی حالت بڑے اور چھوٹے کی کیفیت قریب اور بعید اقارب و اجانب سب یکساں

باقی صـ۲۱۲ پر